امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی

سیرت

10 مُحَرَّمُ الحرام 1447ھ

10 مُحَرَّمُ الحرام 1447 کا بیان

10 مُحَرَّمُ الْحَرام، 1446ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں درود و سلام کے تحفے پیش کرنا بہت ہی سَعادت کی بات ہے اور درودِ پاک نہ پڑھنا بڑی مَحْرُومی ہے، ہمیں چاہئے کہ درودِ پاک پڑھنے کی لازمی عادَت (*Habit*) بنائیں، آیئے! سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّھداء، امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے مَرْوِی 2 حدیثیں سنتے ہیں: (1): امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میرے نانا جان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذِکْر ہوا، اس نے درودِ پاک نہ پڑھا، بے شک وہ جنّت کا رستہ بُھول گیا[1] (2): امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے ہی روایت ہے، دوجہاں کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذِکْر ہوا، پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… معجمِ کبیر، جلد: 2، صفحہ: 249، حدیث: 2818۔

2… ترمذی، کتاب الدعوات، باب قول رسول اللہ…الخ، صفحہ: 811، حدیث: 3546۔

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت یعلیٰ بن مُرَّہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کی کسی جگہ دعوت تھی، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو ساتھ لے کر دعوت پر جانے کے لئے روانہ ہوئے، راستے میں ایک مقام پر دیکھا؛ نواسۂ رسول، امام عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ (جو ابھی چھوٹی عمر میں تھے، آپ) بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تیزی سے ان کی طرف بڑھے اور (جیسے والد اپنے بچے کے لئے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے کہ بچہ آکر سینے سے لگ جائے، ایسے ہی) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں ہاتھ مبارک کھول دیئے۔

اب یہاں نانا جان (Grandfather) اور نواسے (Grandson) کا پیار بھرا انداز دیکھئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تھے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ بھاگ کر سینے سے لگ جائیں مگر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا

1...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

(گویا ننھے شہزادے چاہتے تھے کہ نانا جان مجھے پکڑیں، چنانچہ جیسے بچہ بعض اوقات کھیلنے کے لئے بھاگتا ہے تو والِد وغیرہ آہستہ آہستہ پیچھے بھاگتے ہیں اور بچہ ہنستا ہے، ایسے ہی) رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کو ہنساتے رہے، آخِر انہیں پکڑ لیا۔

صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک نگاہوں کو لاکھوں سلام ہوں...!! یہ بلند قسمت حضرات کتنی تفصیل (*Detail*) کے ساتھ محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو نوٹ کیا کرتے تھے، چنانچہ روایت کے الفاظ ہیں، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کو پکڑا، اپنا ایک ہاتھ مبارک اُن کی ٹھوڑی (*Chin*) کے نیچے رکھا، دوسرا ہاتھ مبارک سَر کے پیچھے گُدّی پر رکھا اور پیار کے ساتھ اُن کا مُنہ چوما، پھر فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ حُسَیْن مجھ سے ہے اور میں حُسَیْن سے ہوں، اَحَبَّ اللہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا جو حسین سے محبّت کرے، اللہ پاک اس سے محبّت فرماتا ہے حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ حُسَیْن اَسْباط میں سے ایک سِبْط ہیں۔ (1)

سِبْط کا معنیٰ اور شانِ امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ

سِبْط کا معنیٰ ہے: وہ درخت (*Tree*) جس کی جڑ (*Root*) ایک اور شاخیں (*Branches*) بہت زیادہ ہوں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُسَیْن سِبْط ہیں، مطلب یہ کہ جیسے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے 12 بیٹوں سے آپ کی نسل چلی اور بڑھتے بڑھتے بہت پھیل گئی، ایسے ہی حُسَیْن میرے سِبْط ہیں کہ ان سے میری نسل

---

1 ... ابنِ ماجہ، المقدمہ، فضل الحسن والحسین ابنی علی ... الخ، صفحہ: 37، حدیث: 144۔

چلے گی اور مشرق و مغرب (East & West) میں پھیل جائے گی۔[1]

یہاں بڑا اِیمان افروز نکتہ ہے: اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ارشاد فرمایا:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ﴿۱﴾ (پارہ:30، الکوثر:1)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اس آیت میں کَوْثَر کا ایک معنٰی ہے: اَوْلاد کی کَثْرت۔[2] یہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے جوانی تک زِندہ نہ رہے، سب شہزادے بچپن (Childhood) ہی میں وفات پاگئے تھے، اس کے باوُجُود اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلاد کو باقی رکھا، دیکھ لیجئے! آج بھی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ساداتِ کرام دُنیا میں موجود ہیں، یہ ہے: کَثْرتِ اَوْلاد۔ گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے ہیں کہ اللہ کریم نے مجھے یہ شان بخشی کہ میری اَوْلاد بہت زیادہ ہو گی، قیامت تک رہے گی مگر میری اس شان کا ظُہور حُسَین کے ذریعے سے ہو گا کہ حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاط حُسَین مضبوط جڑ والا درخت ہے، یہ خُود اگرچہ شہید ہو جائیں گے مگر ان کے ذریعے سے میری اَوْلاد قیامت تک رہے گی۔

حُسَیْنٌ مِنِّی کا معنٰی

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث مبارکہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْن یعنی حُسَین مجھ سے ہے اور میں حُسَین سے ہوں۔

1...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:479 بتغیر قلیل۔
2... تفسیر نور العرفان، پارہ:30، الکوثر، زیرِ آیت:1، صفحہ:906 بتغیر قلیل۔

جب کسی سے انتہائی محبّت کا اِظْہار کرنا ہو تو عربی(Arabic) میں اس طرح کا جملہ بولتے ہیں،

فرمانِ عالی شان کا مطلب یہ ہے کہ حُسَین اور میں 2 جسم ایک جان ہیں، میری محبّت حُسَین کی محبّت ہے، حُسَین کی محبّت میری محبّت ہے، ایسے ہی جو حُسَین سے لڑے وہ یہ نہ سمجھے کہ میں حُسَین سے لڑ رہا ہوں بلکہ وہ مجھ سے لڑ رہا ہے۔ یاد رہے! آئندہ امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ (میدانِ کربلا میں) جو واقعات (Events/Incidents) پیش آنے والے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نُورِ نبوت سے دیکھ لیا تھا، اس لئے امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ اتنی گہری محبّت کا اِظْہار فرمایا۔ (1)

محبّتِ امامِ حُسَین کی فضیلت

پھر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا کہ اَحَبَّ اللہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا جو حُسَین سے محبّت کرتا ہے، اللہ پاک اس سے محبّت فرماتا ہے۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** ذرا غور فرمایئے! امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے اِیْمانی محبّت رکھنا کتنی فضیلت کی بات ہے کہ جو امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت کرتا ہے، وہ بندہ اللہ پاک کا محبوب بن جاتا ہے۔

وہ جنّت میں ہمارے ساتھ ہو گا...!!

امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو ہم سے دُنیا کی خاطِر محبّت

1...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:479 خلاصۃً۔

2...ترمذی، ابواب المناقب...الخ، باب مناقب ابی محمد الحسن...الخ، صفحہ:857، حدیث:3782 ملتقطًا۔

کرتا ہے تو بیشک دُنیادار تو کسی بھی نیک یا بد سے محبّت کرلیتا ہے، ہاں! جو ہم سے صِرف وصِرف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرتا ہے، وہ اور ہم قیامت کے دِن ایسے ایک ساتھ ہوں گے، یہ کہہ کر آپ نے شہادت کی اور اس کے ساتھ والی انگلی (**Finger**) کو مِلا دیا۔[1]

محبّتِ حُسَین کی برکت سے مغفرت ہو گئی

علّامہ اِبْنِ جوزی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عَمْرو بن لَیْث رحمۃُ اللہ علیہ کے سامنے ان کی فوج جمع کی گئی، آپ نے اپنی فوج کی کَثْرت دیکھی تو دِل ہی دِل میں سوچا: اے کاش! امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی شہادت کے وقت کربلا میں موجود ہوتا، میرے پاس اتنی ہی فوج (**Army**) ہوتی تو میں اپنی جان، اپنی شان و شوکت اور ساری فوج اُن کے قدموں پر قربان (**Sacrifice**) کر دیتا۔

اُس زمانے کے کسی ولیُّ اللہ کو خواب میں غیبوں کی خبر رکھنے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَمْرو بن لیث سے کہہ دو کہ اس کے دِل میں جو خیال آیا ہے، ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے اِرادے کو قبول کرلیا ہے، اللہ پاک اسے اس ارادے پر بڑا اَجْر عطا فرمائے۔[2]

کتابوں میں لکھا ہے: حضرت عَمْرو بن لَیْث رحمۃُ اللہ علیہ کی وفات (**Death**) کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: وہی ایک خیال جو محبّتِ امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سبب میرے دِل میں آیا تھا، اسی کی

1...مقتل الحسین لطبرانی، صفحہ:76، رقم:115۔

2...بستان الواعظین، مجلس فی فضل یوم عاشوراء، عمرو بن لیث، صفحہ:213 ملتقطًا۔

برکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! امام عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے اِظْہارِ محبّت کا کیسا اِنْعام ملا...!! اللہ پاک ہم سب کو امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سچی، پکّی، اِیمانی محبّت نصیب فرمائے۔ اللہ پاک ہماری نسلوں (Generations) کو بھی صحابہ واَہْلِ بیت کا سچّا پکّا عاشِق بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حُسَیْن کے فضائل پر اَحادیث

❀ قاسِمِ نعمت، مالِکِ جنّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِمام حَسَن مجتبیٰ اور اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما کے متعلق فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں (2) ❀ ایک حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِی جس نے ان دونوں (امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی رکھی، اس نے مجھ سے دشمنی رکھی (3) ❀ رسولِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حَسَن اور حُسَیْن دُنیا میں میرے 2 پھول ہیں (4) ❀ پیارے آقا، سَیِّدُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امام حَسَن اور امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما کو

1...مدارج النبوہ، قسم اول، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، جز:1، صفحہ:305 خلاصۃً۔
2...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:174، حدیث:2549۔
3...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:182، حدیث:2581۔
4...ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ:856، حدیث:3777۔

سُونگھا کرتے اور سینے سے لپٹاتے تھے۔(1)

پنج تَن پاک بھی...!! جنّتی! جنّتی!

روایات میں ہے: ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنی پیاری شہزادی حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، اس وقت حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سوئے ہوئے تھے، امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دودھ مانگا، پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوئے اور اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے بکری کا دُودھ (**Goat Milk**) نکالا، ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو عطا نہ فرمایا تھا کہ امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بھی دُودھ مانگ لیا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیٹا! پہلے تمہارے بھائی نے دُودھ مانگا ہے، ہم پہلے اسے پلائیں گے، پھر تمہیں دیں گے۔ یہ دیکھ کر سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! لگتا ہے آپ حَسَن کو زیادہ چاہتے ہیں...!! فرمایا: میں ان دونوں ہی سے محبّت کرتا ہوں۔ بیشک میں، تم، یہ دونوں (یعنی حَسَن و حُسَین) اور یہ سونے والا (یعنی حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہم) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔(2)

حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کے لئے روشنی ہوگئی

صحابیِ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عشا پڑھا رہے تھے، ننھے شہزادے

1...ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ: 856، حدیث: 3779۔

2...تاریخ مدینہ دمشق، جلد: 14، صفحہ: 164۔

امام حَسَن و امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما بھی وہیں موجود تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سجدے میں جاتے تو دونوں شہزادے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سجدے سے سَر اُٹھاتے تو انہیں نَرمی سے پکڑ کر زمین پر چھوڑ دیتے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ سجدے میں جاتے تو دونوں شہزادے پھر ایسے ہی کرتے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نماز مکمل فرمالی تو دونوں شہزادوں کو جھولی میں بٹھالیا، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! شہزادوں کو گھر چھوڑ آؤں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت عطا فرمادی[1]

امام حُسَین کی عِبادات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، سلطانِ کربلا امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت عِبادت گزار، متقی اور پرہیز گار تھے، ❀علّامہ اِبنِ اَثیر جزری رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات (**Charity**) کرتے اور ہر بھلائی کا کام بجالایا کرتے تھے[2] ❀شہزادۂ امام عالی مقام حضرت امام زینُ العابِدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میرے اَبّو جان امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دِن رات میں ایک ہزار نوافِل ادا کیا کرتے تھے[3] ❀امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے متعلق یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے 25 حج پیدل ادا فرمائے۔[4]

1… تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:158- 159۔
2… اسد الغابہ، جلد:2، صفحہ:27، رقم:1173۔
3… اَلْعِقْدُ الْفَرِید، باب من کلام الزہاد واخبار العباد، جلد:3، صفحہ:114 ملتقطاً۔
4… تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:180۔

امام حُسَین کی 4 پسندیدہ عِبَادات

عاشُورا کی رات جب امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ میدانِ کربلا میں تھے، آپ نے اپنے بھائی جان حضرت عبّاس علمبردار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے فرمایا: کسی طرح جنگ کو کل تک کے لئے ملتوی (Postpone) کروادیجئے! تاکہ آج رات ہم اللہ پاک کی عِبَادت کرسکیں، اللہ پاک خُوب جانتا ہے کہ مجھے نماز پڑھنا، قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا، کثرت سے دُعائیں مانگنا اور کَثْرت سے اِسْتِغْفَار کرنا بہت پسند ہے۔[1]

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! محبت اطاعت کرواتی ہے، امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے ہماری محبت کیسی ہے؟ ذرا ہم غور کریں؟ 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کی رات امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ظاہری زندگی مُبارَک کی آخری رات تھی مگر اللہ پاک کی عبادت کا ذوق وشوق دیکھئے۔

کاش! کاش! کاش! ہم غلامانِ امام حسین بھی اپنے محبوب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عبادات وریاضات کرتے ہوئے اپنی زندگی کے شب وروز گُزاریں۔ یادرکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: بندہ اُسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہوگا۔[2] اگر ہم زَبان سے امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے محبت کے دعوے کرتے رہیں مگر امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی مبارک سیرت کو نہ اپنائیں تو ہماری محبت ناقص ہے کیونکہ عاشق اپنے محبوب کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اپنے مُبارَک چہرے پر اپنے نانا جان رحمتِ

1... الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، جلد: 3، صفحہ: 166۔

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، صفحہ: 934، حدیث: 3688 مفہومًا۔

عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت داڑھی شریف سجائی ہوئی تھی، آپ کے ابو جان مولا مشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عنہ کی بھی گھنی (یعنی بھری ہوئی) داڑھی شریف تھی۔ ہم غور کریں کہ ہمارے چہرے پر یہ سُنّتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے؟امامِ عالی مقام حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی مبارک زندگی کی آخری نمازِ فجر اپنے خیمے(*Tent*)میں باجماعت ادا فرمائی جبکہ دُشمن چاروں طرف سے تلواریں چمکا رہے تھے؟اہلِ بیتِ اَطہار علیہم الرِّضْوان کی اَصل محبت اِن کی پیروی کرنے میں ہے، امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی مبارک زندگی سے ہمیں یہ دَرس ملتا ہے کہ ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں اوروقت آنے پر دِین کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عنہم کی حقیقی محبت نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

امامِ عالی مقام کی غریبوں سے محبّت

امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک بہت پیارا وَصف ہے کہ آپ غریبوں، مسکینوں، یتیموں(*Orphans*)کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ہم اَہلِ بلا ہیں (یعنی دُنیا میں ہمارے لئے بہت آزمائشیں ہیں)، ہم نے دُنیوی عیش وعشرت کو چھوڑ دیا،اپنی ساری تمنّائیں مٹا دیں اور اپنی زِندگی دوسروں کی تمنّائیں(*Wishes*)پُوری کرنے لئے وقف(*Dedicate*)کر دی۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ !کیا شان ہے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی...!!

1...کَشْفُ الْمَحْجُوب، صفحہ:115 بتغیر قلیل۔

غریبوں مسکینوں سے محبّت

ایک مرتبہ امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی زوجہ محترمہ (Wife) نے آپ کو پیغام دِیا کہ ہم نے گھر میں آپ کے لئے بہترین کھانا اور خوشبو (Perfume) تیار کر رکھی ہے، آپ جسے اپنے لائِق دیکھیں، انہیں ساتھ لے کر گھر تشریف لے آیئے۔ یہ پیغام سُن کر امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مسجد میں تشریف لے گئے، وہاں جو غریب مسکین جمع تھے، انہیں ساتھ لیا اور گھر آگئے، زوجہ محترمہ کو فرمایا: میں تمہیں اپنے حق کی قسم دیتا ہوں! تم کھانا اور خوشبو بچا کر نہیں رکھو گی۔ زوجہ محترمہ نے ایسا ہی کیا، سارا کھانا اور خوشبو حاضِر کر دی، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ان غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلایا، انہیں کپڑے عطا فرمائے اور خوشبو بھی لگائی۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیسی نِرالی شان ہے...!! ہمارے آقا، ہمارے محبوب، نواسۂ رسول، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ غریبوں سے کیسی محبّت فرمایا کرتے تھے! کاش! ہم بھی غریبوں سے محبّت کیا کریں، ان کے کام آیا کریں، مسکینوں، یتیموں، بے سہاروں کے دُکھ بانٹا کریں۔

غریبوں کی دِل جُوئی کی اہمیت

غریبوں کی دِل جُوئی کی کتنی اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا:

---

1 ... مکارم الاخلاق لطبرانی، صفحہ:104، رقم:172 ملتقطًا۔

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ (پارہ:15، الکہف:28)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں۔

یہ آیتِ کریمہ اُن صحابہ کے حق میں نازِل ہوئی جو پہلے غُلامی (*Slavery*) کی زندگی گزار چکے تھے، یہ فُقَرا تھے، اللہ پاک نے ان کے متعلق اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ اے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اپنے آپ کو ان فقرا صحابہ کے ساتھ مانُوس رکھئے! حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ نازِل ہونے کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ تشریف فرمارہتے، ہم خُود اجازت لے لیتے تو لے لیتے، ورنہ حُضُور ہمیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر کبھی نہیں اٹھتے تھے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں کے ساتھ محبّت کریں، دِل میں ان کی اُلفت بڑھائیں، ان کے ساتھ عزّت (*Respect*) سے پیش آیا کریں اور جہاں تک ہو سکے ان کا سہارا بننے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک کا پیار اپنانے والا عَمَل

حسنی، حسینی سید، حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے مال دارو! اگر دُنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو اپنے مال کے ذریعے غریبوں سے ہمدردی

1 … تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:447و448۔

کرو![1] پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگ اللہ پاک کے عِیال (یعنی اللہ پاک کے بندے اور اس کے محتاج) ہیں، اللہ پاک کا زیادہ پیارا وہ ہے جو اللہ پاک کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کا دُکھ بانٹنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کا شعبہ FGRF خاص اسی مقصد کے لئے کام کرتا ہے، غریبوں، بے سہاروں، یتیموں، مسکینوں کی غمخواری کرنا، ان کے کام آنا، ان کی مدد کرنا، مشکل وقت (Tough Time) میں اُمّت کا سہارا بننا، آفتوں (Calamities)، مصیبتوں میں گِھرے ہوؤں کے کام آنا اس شعبے (Department) کا خاص کام ہے۔ آپ بھی FGRF کا ساتھ دیجئے! نیک کاموں میں حِصّہ شامِل کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ مُعاف کرنے والے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ایک پیاری پیاری عادت یہ بھی تھی کہ جو کوئی آپ کو تکلیف پہنچاتا، آپ اسے مُعاف کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ عِصَام بن مُصْطَلِق جو مولائے کائنات مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ بُغض رکھتا تھا، ایک مرتبہ اس نے امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سامنے آپ کے اَبُّو جان مولیٰ علی

1…فتح الرحمٰن، صفحہ:127۔
2…موسُوعہ ابنِ ابی دُنیا، کتاب قضاء الحوائج، جلد:4، صفحہ:159، حدیث:24۔

رَضِیَ اللہُ عنہ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا، اس پر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اسے کچھ نہ کہا، کوئی جوابی کاروائی بھی نہ کی بلکہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر یہ آیات تِلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ؔ

(پارہ:9، الاعراف: 199 -201)

ترجمہ کنزُالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب اُنہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: (اے عِصام) خُود پر بوجھ ہلکا رکھ...!! میں اللہ پاک سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سُوال کرتا ہوں۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! کیسا پیارا انداز ہے، کتنے پیارے اَخلاق ہیں۔ سامنے والا بُرا بھلا کہہ رہا ہے اور امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اسے بخشش کی دُعائیں دے رہے ہیں۔ نفرتیں مٹانے اور محبتیں بڑھانے کا یہ بہت ہی پیارا نسخہ ہے، ہمیں بھی یہ نسخہ اپنانا چاہئے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ

ترجمہ کنزُالعِرفان: برائی کو بھلائی کے ساتھ دور

1… تفسیر بحر المحیط، پارہ:9، الاعراف، زیرِ آیت: 201، جلد:4، صفحہ:570۔

وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (پارہ:24، حم السجدہ:34)	کردو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے:اس آیت سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں مسلمانوں کو اَخلاقیات کی انتہائی اعلیٰ، جامع (Comprehensive) اور شاہکار تعلیم دی گئی ہے کہ برائی کو بھلائی سے ٹال دو جیسے کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرو، کوئی جہالت اور بیوقوفی کا برتاؤ کرے تو اس پر حِلم اور برداشت (Tolerance) کا مظاہرہ کرو اور اپنے ساتھ بدسلوکی ہونے پر عَفْو و درگزر سے کام لو...!![1]

اللہ پاک ہمیں بھی مُعاف کرنے، بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

امامِ عالی مقام کے عبرتناک اَشْعار

اِسحاق بن اِبراہیم کہتے ہیں:ایک مرتبہ امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قبرستان گئے اور عربی کے اَشْعار پڑھے(جن کا ترجمہ یُوں ہے):میں نے قبر والوں کو پکارا مگر وہ خاموش (Silent) رہے، پھِر ان کی قبر کی مٹی نے مجھے جواب دیا، بولی: کیا تم جانتے ہو میں نے اپنے رہنے والوں کا کیا حال کیا؟ میں نے ان کا گوشت نَوچ لیا، لباس چیر پھاڑ دیا، اُن کی آنکھوں کو پگھلا کر مٹی میں مِلا دیا، اُن کے جوڑ (Joints) علیحدہ علیحدہ کر دیئے، ان کی ہڈیاں (Bones) توڑ ڈالیں اور ان کے جسموں کو بالکل گلا دِیا اور اُن پر آفتیں طویل ہو گئیں۔[2]

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:24، حم السجدہ، زیرِ آیت:34، جلد:8، صفحہ:641 بتغیر قلیل۔
2...تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:187۔

مصیبت تو قبروں کے اندر ہے

نواسۂ رسول حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ جب قبروں کو دیکھتے تو فرماتے: اُوپر سے یہ قبریں کیسی بھلی لگتی ہیں مگر مصیبت تو ان کے اندر ہے، اللہ! اللہ! اے اللہ کے بندو... ! دُنیا میں مشغول نہ ہو جاؤ! **بے شک قبر عمل کا گھر ہے** (**یعنی وہاں اعمال ہی ساتھ جائیں گے**)، نیک اَعْمَال کر لو! ان سے غفلت(**Carelessness**) مت برتو...!![1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ قبرستان بھی جایا کرتے تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ عِبرت حاصِل کرنے کے لئے قبرستان جایا کریں، وہاں دَفن مسلمانوں کے لئے فاتحہ شریف بھی پڑھیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت بھی کریں اور ساتھ ہی ساتھ عِبرت بھی لیا کریں، وہاں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے تَصَوُّر باندھیں، سوچیں کہ عنقریب مجھے بھی یہیں آنا ہے، آہ! میرا بھی آخری ٹھکانا یہی ہو گا، ہائے! ہائے! قبر کی یہ تنہائی، وحشت، اندھیرا...!! آہ! قبر میرے حُسْن کو تباہ کر ڈالے گی، طاقت و قُوَّت سب ختم ہو جائے گی، آنکھیں پگھل کر بہہ جائیں گی، گوشت جھڑ جائے گا، آہ! میرے اس خوبصُورت جسم(**Beautiful Body**) کو مٹی میں مِلا دیا جائے گا اور پھر...!! پھر روزِ قیامت اُٹھنا، رَبِّ رَحْمٰن کے حُضُور حاضِر ہونا اور اپنے اعمال کا حِساب دینا ہو گا۔

اس انداز پر عبرت و نصیحت کے لئے ہم قبرستان حاضِری کی عادَت(Habit) بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل کا زنگ اُترے گا، گُناہوں سے نفرت نصیب ہو گی اور

1...بستان الواعظین، مجلس فی ذکر القبور، حکایۃ عن الحسین، صفحہ:157۔

نیکیاں کرنے کا ذِہن (Mindset) بنے گا۔اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

امام عالی مقام کا ایک خطبہ

آخر میں آیئے! امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک سبق آموز خطبہ سنتے ہیں: تاریخِ اِبنِ عساکر میں کربلا کے دِن 10 مُحَرَّمُ الحرام کی صبح کو امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے اللہ کے بندو! اللہ پاک سے ڈرو! اور دُنیا سے بچتے رہو! بے شک اس دُنیا میں اگر کسی نے ہمیشہ رہنا ہوتا تو ضرور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام ہمیشہ رہتے مگر اللہ پاک نے اس دُنیا کو آزمائش کے لئے پیدا فرمایا ہے، یہاں کے رہنے والے سب فَنَا ہونے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، دُنیا کی نئی چیزیں پُرانی ہونے والی ہیں، یہاں کی نعمتیں ختم ہونے والی ہیں، یہاں کی خوشیاں ختم ہونے والی ہیں، پَس! سامانِ سفَر تیار کرو! بے شک بہترین سامانِ سَفَر تقویٰ ہی ہے، اللہ پاک سے ڈرو! تاکہ تم کامیاب (Successful) ہو جاؤ...!! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک ہمیں امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

1 ... تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:218۔